سوال

سر ایک مسئلے کی وضاحت چاہیے اگر کوئی لڑکی کسی لڑکے کو اپنا وکیل بنا کر اختیار دے دے کہ میرا نکاح اپنے ساتھ کردو اور وہ لڑکا صرف اس لڑکی کا نام لے کر اس کے والد کا نام نہ لے صرف اس لڑکی کا نام لے کر دو گواہوں کی موجودگی میں یہ کہہ دے کہ فلاں لڑکی نے مجھے اپنے نکاح کا اختیار دے دیا اور میں اس کا نکاح اپنے ساتھ کرتا ہوں اور پھر خود قبلت کے لفظ نہ بولے اور وہ گواہ اس لڑکی کا علاقہ جانتے ہیں یہ پتہ ہے کہ اس لڑکے کی دوستی اس علاقے کی لڑکی سے ہے اور پہلے اس لڑکے نے ان گواہوں کو اس لڑکی کا علاقہ ، ایجوکیشن ، قوم بتا دیا تو یہ نکاح منعقد ہو گا یا نہیں ؟ آخر میں کہہ دیا کہ یہ لڑکی میری بیوی بن گئی ہیں تم گواہ ہو اگر کوئی لڑکی کسی لڑکے کو اپنا وکیل بنا کر اختیار دے دے کہ میرا نکاح اپنے ساتھ کردو اور وہ لڑکا صرف اس لڑکی کا نام لے کر والد کا نام لیے بغیر دو گواہوں کی موجودگی میں یہ کہہ دے کہ فلاں لڑکی نے مجھے اپنے نکاح کا اختیار دے دیا اور میں اس کا نکاح اپنے ساتھ کرتا ہوں اور پھر خود قبول کے الفاظ نہ بولے ۔ وہ گواہ اس لڑکی کا علاقہ جانتے ہیں ، انہیں یہ بھی پتہ ہے کہ اس لڑکے کی دوستی اس علاقے کی لڑکی سے ہے اور پہلے اس لڑکے نے ان گواہوں کو اس لڑکی کا علاقہ ، ایجوکیشن ، قوم بتا دیا تو کیا اس طرح نکاح منعقد ہو گا یا نہیں ؟ لڑے نے آخر میں یہ کہا کہ یہ لڑکی میری بیوی بن گئی ہے تم گواہ ہو۔ اب وہ لڑکی کہتی ہے کہ میں نے اختیار تو تین مرتبہ دے دیا ، لیکن میں حلفاً بیان دیتی ہوں کہ مجھے علم نہیں تھا کہ اس طرح نکاح ہو جائے گا ۔ اگر مجھے علم ہوتا تو میں یہ اختیار نہ دیتی اور اس نکاح کے بعد اس لڑکی نے اپنا اختیار واپس بھی لے لیا ، لیکن اس سے پہلے گواہوں کی موجودگی میں یہ مجلس قائم ہو گئی اور مذکورہ بالا جملہ بولے گئے ہیں ؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

شریعت اسلامیہ میں مرد وزن کو بدکاری وفحاشی ، عریانی و بے حیائی سے محفوظ رکھنے کے لئے نکاح کی اہمیت انتہائی زیادہ ہے ۔ شیاطین اور اس کے چیلے جو مسلمان کے ازلی دشمن ہیں اسے راہ راست سے ہٹانے کے لئے مختلف ہتھکنڈے استعمال کرتے رہتے ہیں ۔

اسلام نے کسی مرد یا عورت کو اجازت نہیں دی کہ وہ غیر محرم مرد یا عورت سے گپ شپ لگائے ۔ اگر کوئی ضروری کام ہو تو ضرورت کی حد تک بات کی جا سکتی ہے ۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے :

وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ (الأحزاب :53).

اور جب تم ان سے کوئی سامان مانگو تو ان سے پردے کے پیچھے سے مانگو، یہ تمھارے دلوں اور ان کے دلوں کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے ۔

1. اس لیے لڑکے کا اس لڑکی سے میل جول رکھنا اور گپ گپ لگانا ہی حرام اور کبیرہ گناہ ہے اس پر لازم ہے کہ اس گناہ سے رب کے حضور توبہ کرے ،اپنے کیے پر نادم ہو اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا پختہ ارداہ کرے ۔

شرعی حکم کے مطابق نکاح میں ولی کا ہونا شرط ہے ۔

سیدنا ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

لَانِكَاحَ اِلَّابِوَلِيٍّ (سنن أبي داود، النكاح: 2085، سنن ترمذي، النكاح: 1101، سنن ابن ماجه، النكاح: 1881) (صحيح).

ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

دوسری حدیث میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَيُّمَا امْرَأَةٍ نُكِحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ. (سنن أبي داود، النكاح: 2083، سنن ترمذي، النكاح: 1102) (صحيح).

جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے گی اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔

اسی طرح نکاح کے وقت دو گواہوں کی موجودگی بھی شرط ہے۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَانِكَاحَ اِلَّابِوَلِيٍّ، وَشَاهِدَيْ عَدْلٍ (صحيح الجامع: 7557).

ولی اور دو گواہوں کی موجودگی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

مندرجہ بالا احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نکاح میں ولی کی رضامندی ضروری ہے۔

1. سوال میں مذکور صورت حال میں لڑکی نے لڑکے کو نکاح میں اپنا وکیل بنایا ہے، اس کا کوئی اعتبار نہیں اور نہ ہی شرعی طور پر لڑکی کے پاس ایسا کرنے کا اختیار ہے۔

2. ایجاب وقبول نکاح کے ارکان میں سے ہے اور شریعت کی رو سے ایجاب کے الفاظ عورت کے ولی یا پھر اس کے قائم مقام کی طرف سے ادا کیے جاتے ہیں۔ قبولیت کے الفاظ خاوند یا اس کا قائم مقام ادا کرے گا۔

3. لڑکے نے جو اپنے طور پر نکاح کیا ہے اس میں ایجاب خود ہی کر لیا ہے، لڑکی کے ولی (باپ) کو اس کا علم تک نہیں ہے اس لیے یہ نکاح باطل ہے۔ لڑکی اس لڑکے کے لیے اجنبی ہے، دونوں کا آپس میں کسی قسم کا تعلق رکھنا حرام ہے۔

4. اگر لڑکا اس لڑکی سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو شرعی طریقہ نکاح کے مطابق ولی کی اجازت، عورت کی رضامندی، دو گواہ اور حق مہر مقرر کر کے نکاح کر سکتا ہے۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

شیخ الحدیث حافظ مفتی عبدالستار حماد حفظہ اللہ